احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 37

منگل 10 ستمبر 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 10 ستمبر 2013ء 3 ذیقعد 1434 ہجری 10 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 206

فضل الٰہی پر انحصار

گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے
فضل پر تیرے ہے سب جہد و عمل کا انحصار

جن پہ ہے تیری عنایت وہ بدی سے دُور ہیں
رہ میں حق کی قوتیں اُن کی چلیں بن کر قطار

(درثمین)

جلسہ سالانہ یوکے کے انعقاد پر خداتعالیٰ کی شکرگزاری، مہمانوں کے تاثرات اور انتظامات کا احوال

اس جلسہ نے ہمارے دینی علم کو تازہ کیا اور ہمیں خدا اور آنحضرت ﷺ کی محبت میں بڑھایا ہے

خودنمائی کی بجائے عاجزی اور انکساری سے خدمت بجالانے والے کارکن مجھے چاہئیں ایسے کارکنوں کیلئے میں دعا بھی کرتا ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 ستمبر 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6 ستمبر 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال یوکے کا جلسہ سالانہ اپنی تمام تر برکات کے ساتھ اور شکر کے مضمون کو مزید اجاگر کرتے ہوئے اختتام پذیر ہوا، خداتعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہر ایک نے دیکھے اور محسوس کئے۔ فرمایا کہ ہمارے اس جلسہ میں اللہ کے فضل سے ملکوں کے بڑے بڑے لیڈر آتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہاں آنے پر فخر ہے اور ہم جماعت کے شکرگزار ہیں۔ حضور انور نے جلسہ میں شامل مہمانوں کے جلسہ سالانہ یوکے کے بارے میں خیالات اور نیک تاثرات کا مختصراً تذکرہ فرمایا۔ بینن کے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کارکنان جلسہ کی خدمات کی تعریف کی اور پھر کہا کہ ہر چیز بڑی اچھی تھی، ڈسپلن کا اعلیٰ نمونہ تھا، میں اس جلسہ سے اخلاص اور روحانیت کو لے کر جا رہا ہوں۔ جلسہ میں کثیر لوگوں کی شرکت کے باوجود انتظام نہایت متاثر کن اور منظّم تھا۔ بورکینا فاسو سے میڈیا سے تعلق رکھنے والی ایک عہدیدار کہتی ہیں کہ اس جلسے میں 80 سے زائد ملکوں کے نمائندے شامل تھے۔ ہر احمدی بغیر رنگ و نسل کے امتیاز کے اپنے خلیفہ کا عاشق ہی نظر آیا۔ خطاب کے دوران اتنی خاموشی، معلوم ہوتا تھا کہ یہاں انسان نہیں بلکہ شاید انسان نما پتلے بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر سیرالیون کی ہائیکورٹ کی جسٹس خاتون کہتی ہیں کہ جلسہ بہت اچھے طریقے سے آرگنائز کیا گیا جس میں ہر شعبے نے عمدہ طور پر اپنے فرائض ادا کئے۔ یہ جلسہ مختلف ثقافتوں اور سماجوں کے درمیان فاصلہ کم کرنے کیلئے انتہائی اہم فورم ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کانگو سے تعلق رکھنے والے ایک اہم عہدیدار نے کہا کہ جو راہیں اور اصول آپ کے خلیفہ بیان کر رہے ہیں اب دنیا کے لیڈروں کے پاس اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ آپ کے خلیفہ کے بازوؤں میں آجائیں۔ تقریر کے دوران جب آپ کے خلیفہ چند لمحات کے لئے ٹھہر جاتے تو ایسا لگتا تھا کہ پوری مارکی میں کوئی انسان بھی نہیں بیٹھا ہوا، بڑی خاموشی طاری ہوتی۔ میں یہ نظارہ عمر بھر نہیں بھولوں گا۔ ایسا ڈسپلن اور اطاعت کا معیار میں نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ سنا۔ ترکمانستان سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے کہا کہ اس جلسے نے دین حق کے بارے میں ہمارے علم کو تازہ کر دیا ہے، ہمیں اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت میں بڑھایا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق بھائی چارے میں ہمیں زیادہ کیا ہے، احمدی کے طور پر ہماری ایمانی بنیادوں کو پہلے سے مضبوط کیا ہے اور ہمارے برداشت کے مادے کو بڑھایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ جلسہ اپنوں اور غیروں سب پر روحانی ماحول کا اثر ڈالتا ہے۔ ایک سعید فطرت کو دین حق کی خوبیوں کا معترف ہو کر اسے قبول کئے بغیر چارہ نہیں۔ فرمایا کہ کارکنوں کی مہمان نوازی سے مہمانوں پر گہرا اثر ہوا ہے۔ پس یہ خدمت کا جذبہ بھی ایک خاموش دعوت الی اللہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں ان تمام کارکنان اور کارکنات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس سال زیادہ بہتر رنگ میں اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی ڈیوٹیاں اور فرائض سرانجام دیئے۔ حضور انور نے شعبہ پارکنگ، تبشیر کی مہمان نوازی، عرب مہمانوں کا عمدہ انتظام، تصویری نمائش اور لنگر خانے کے انتظام میں بہتری کی تعریف فرمائی۔ فرمایا کہ مجھے خودنمائی کی بجائے عاجزی و انکساری سے کام کرنے والے کارکنوں کی ضرورت ہے اور میں ایسے کارکنوں کے لئے دعا بھی کرتا ہوں۔ حضور انور نے جلسہ کے دوران سیکیورٹی کے شعبہ، ایم ٹی اے کی مارکی تنصیب، باتھ رومز اور غسلخانوں میں پانی کی کمی پر ان شعبوں میں پائی جانے والی بعض شکایات اور کمیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی فرماتے ہوئے آئندہ سال ان میں بہتری پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ بہرحال ان چھوٹی موٹی باتوں کے علاوہ مجموعی طور پر جلسے کے انتظامات اور تقاریر کا معیار بھی اور عمومی ماحول بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اعلیٰ تھا اور ہر شامل ہونے والے نے اس بات کا اپنے تاثرات میں اظہار بھی کیا ہے۔ بہرحال تمام کارکنان اور انتظامیہ اس کے لئے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ حضور انور نے آخر پر مکرم آدم بن یوسف صاحب آف گھانا کی وفات پر ان کی نماز جنازہ حاضر، مکرم ہومیو ڈاکٹر سید طاہر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر سید منظور احمد صاحب لانڈھی کراچی کی شہادت اور اسی طرح مکرم ملک اعجاز احمد صاحب ابن مکرم ملک یعقوب احمد صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کی شہادت پر ان سب مرحومین کا ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

ایجادات کا زمانہ

حضرت مصلح موعود سورۃ التکویر آیت 8 کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

''اس آیت میں ...... بتایا گیا ہے کہ آخری زمانے میں بعض ایسی چیزوں کی ایجاد عمل میں آجائے گی جن سے لوگ ایک دوسرے کے بالکل قریب ہوجائیں گے ...... یہ تمام علامات ایسی ہیں جو اس زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور اسی زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو پورا کیا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں کوئی زمانہ ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جس میں یہ علامات پوری ہوئی ہوں۔ ہر شخص جس کے سامنے ان علامات کو رکھا جائے وہ یہی کہے گا کہ ان میں موجودہ زمانہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور کسی زمانہ کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا''۔

(تفسیر کبیر صفحہ 211)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضروری درخواست برائے خریداران

۞ جن خریداران الفضل کا بقایا ہے۔ ان کی خدمت میں جولائی 2013ء میں خط ارسال کیا گیا تھا۔ ان سے درخواست ہے کہ اپنا بقایا ادا فرمادیں۔ ایسے خریدار جنہوں نے ابھی تک بقایا ادا نہیں کیا ان کی خدمت میں مجبوراً VP ارسال کی جا رہی ہے۔ ان سے درخواست ہے کہ VP وصول فرماویں۔ تاکہ ان کا اخبار جاری رکھا جاسکے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 30 اگست 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

سوال و جواب خطبہ جمعہ

2/اگست 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطبہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا۔

س: حضور انور نے لفظ ''فواحش'' کے کیا معانی بیان فرمائے ہیں؟

ج: فرمایا! اس کے معنی زنا بھی ہیں۔ اس کے معنی زیادتیوں میں بڑھنے کے بھی ہیں۔ اس کے معنی اخلاق سے گری ہوئی حرکات کے بھی ہیں۔ اس کے معنی مختلف قبیح گناہ اور شیطانی حرکتوں کے بھی ہیں۔ ہر بری بات کہنے اور کرنے کے بھی ہیں۔ اس کے معانی بہت بخیل ہونے کے بھی ہیں۔

س: مرد اور عورت کے ناجائز تعلقات کے کیا کیا نقصانات بیان کئے گئے ہیں؟

ج: یہ ایک ایسا گناہ اور بے حیائی ہے جس میں ملوث انسان اگر شادی شدہ ہے تو اپنی بیوی بچوں کے حقوق بھول جاتا ہے۔ اگر عورت ہے تو اپنے بچوں اور خاوند کے حق اور ذمہ داریاں ادا نہیں کر رہی ہوتیں۔ اگر غیر شادی شدہ ہیں تو معاشرہ میں غلاظت اور بے حیائی پھیلانے کا مرتکب ہے۔

س: حضور انور نے پردے سے متعلق (دین حق) اور بائبل کی تعلیم کا موازنہ کس طرح کیا ہے؟

ج: فرمایا! (دین حق) بائبل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تم عورت کو بری نظر سے نہ دیکھو بلکہ کہتا ہے کہ نظریں پڑیں گی تو قربت بھی ہوگی اور پھر بے حیائی بھی پیدا ہوگی۔ اچھے برے کی تمیز ختم ہوگی اور پھر کھلے عام میل جول سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق جب اس طرح لڑکا اور لڑکی بیٹھے ہوں گے مرد اور عورت ہوں گے تو تیسرا تم میں شیطان ہوگا......۔

س: جو لوگ غیر فطری ہم جنسوں کی شادیوں کے بھیانک جرم میں مبتلاء ہیں ان کو حضور انور نے کیا تنبیہ فرمائی ہے؟

ج: حکومتیں اب ایک ہی جنس کی شادی کے قانون بنا رہی ہیں۔ یعنی فحشاء کو ہوا دینے اور پھیلانے کی حکومتی سطح پر کوشش کی جا رہی ہے اور قانون بنائے جا رہے ہیں۔ پس یاد رکھیں یہ جو فحاشی ہے اگر اسی طرح سر عام پھیلتی رہی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف دنیا نے رخ نہ کیا اس طرف توجہ نہ کی تو پھر یہ قومیں بھی اپنے انجام کو دیکھ لیں گی۔

س: حضور انور نے دنیا کو تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کے لئے ایک احمدی کی کیا ذمہ داریاں بیان فرمائی ہیں؟

ج: فرمایا! جس تیزی سے دنیا میں فحاشی پھیلائی جا رہی ہے ایک احمدی کا کام ہے کہ اس سے بڑھ کر اپنا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے اپنے آپ کو اور دنیا کو اس تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کی کوشش کرے۔

س: حضور انور نے لفظ قتل کی وضاحت کرتے ہوئے اس کے کیا معنی بیان فرمائے ہیں؟

ج: فرمایا! قتل صرف جان کا قتل نہیں ہے بلکہ تعلقات کو توڑنا۔ ناانصافی سے دوسروں کے حقوق پامال کرنا یہ بھی قتل ہے۔ دوسروں کو جذباتی طور پر مجروح کرنا یہ بھی قتل ہے۔ کسی کو ذلیل و رسوا کرنا اتنا زیادہ کہ گویا عملاً اسے قتل کر دیا ہے۔

س: سزا کی اصل غرض کیا ہے؟

ج: فرمایا! جرم کرنے والے کو اس لئے سزا دی جائے کہ جرم کرنے والے کی اصلاح ہو اور معاشرہ کا بہتر حصہ بن کر معاشرہ کے فتنہ و فساد کو ختم کرنے کا ذریعہ بن سکے......۔

س: سزا دینے یا بدلہ لینے کا اختیار کس کو ہے؟

ج: سزا دینے اور بدلہ لینے کا حق ہر ایک کو نہیں ہے بلکہ قانون کو ہے اور قانون انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے سزا دے۔

س: ''یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوائے اس طریق کے جو اچھا ہو'' (الانعام: 153) کے مضمون کو بیان کریں؟

ج: فرمایا! یہاں خدا تعالیٰ معاشرہ کے کمزور ترین طبقہ کے حق کی حفاظت کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ فرمایا کہ یتیم کے مال تک تمہاری پہنچ احسن طریق پر ہو۔ اس طرز پر یتیم کے مال کو دیکھو کہ حتی الوسع کسی نقصان کا احتمال نہ ہو۔ یتیم کی جائیداد کو اجاڑنے یا ختم کرنے کی نیت سے نہیں۔ بلکہ یتیم کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے اس کی جائیداد اور مال کا استعمال کرو۔

س: قرآن کریم میں یتامیٰ کا مال کھانے والوں کی کیا سزا بیان کی گئی ہے؟

ج: فرمایا! ''جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ یقیناً اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں'' اور پھر فرمایا'' اور وہ یقیناً شعلہ زن آگ میں داخل ہونگے۔'' (النساء: 11)

س: حضور انور نے آیت ''یہاں تک کہ وہ (یتیم) اپنی بلوغت اور مضبوطی کی عمر کو پہنچ جائیں'' (الانعام: 153) کی وضاحت میں کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! اس کے عاقل بالغ ہونے تک اس کی جائیداد کی اس کے مال کی حفاظت کی جائے اور پھر جب وہ اسے سنبھالنے کے قابل ہو جائے تو اسے اس کا مال لوٹا دیا جائے۔

س: حضرت مسیح موعود نے کمزوروں اور یتیموں کے حق اور پرورش کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

ج: اگر کوئی ایسا تم میں مالدار ہو جو صحیح العقل نہ ہو مثلاً یتیم یا نابالغ ہو اور اندیشہ ہو کہ وہ اپنی حماقت سے اپنے مال کو ضائع کر دے گا تو تم (بطور کورٹ آف وارڈس کے) (کہ تمام مال اس کا متکفل کے طور پر اپنے قبضہ میں لے لو) اور وہ تمام مال جس پر سلسلہ تجارت اور معیشت کا چلتا ہے ان بیوقوفوں کے حوالہ مت کرو اور اس مال میں سے بقدر ضرورت ان کے کھانے اور پہننے کے لئے دے دیا کرو اور ان کو اچھی باتیں قول معروف کی کہتے رہو۔

س: حضرت مسیح موعود نے عرب میں یتامیٰ کے مالی محافظوں کا کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود نے فرمایا! عرب میں مالی محافظوں کے لئے یہ طریق معروف تھا کہ اگر یتیموں کے کارپرداز ان کے مال میں سے لینا چاہتے تو حتی الوسع یہ قاعدہ جاری رکھتے کہ جو کچھ یتیم کے مال کو تجارت سے فائدہ ہوتا اس میں سے آپ بھی لیتے۔ راس المال کو تباہ نہ کرتے۔ سو اسی عادت کی طرف اشارہ ہے کہ تم بھی ایسا کرو۔

س: حضور انور نے ''انصاف کے ساتھ ماپ اور تول پورے پورے دو'' (انعام: 152) کے حوالے سے کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! خدا تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے کہ انصاف کے ساتھ ماپ اور تول پورے پورے دو یہاں اب عمومی طور پر اپنے کاروباروں کو انصاف اور ایمانداری کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کرنے کا حکم ہے......

س: آنحضرت ﷺ نے جنس بیچنے والوں کو کیا فرمایا ہے؟

ج: اگر جنس میں کسی قسم کی کمی ہے تو اس کو سامنے رکھو تا کہ خریدار کو پتہ ہو جو مال میں خرید رہا ہوں اس میں یہ نقص ہے۔

س: ماپ تول کو انصاف سے پورا کرنے والے تاجر کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

ج: اچھے تاجر صحیح ماپ تول کرنے والے تاجر کی شہرت بھی اچھی ہوتی ہے اور اس کے پاس پھر گاہک بھی زیادہ آتے ہیں۔ نتیجتاً اس کا کاروبار بڑی تیزی سے ترقی کرتا ہے۔ اگر دھوکہ ہو تو کاروبار ختم ہو جاتا ہے۔

س: حضور انور نے ابتدائی مسلمانوں کی امانت اور دیانت کا معیار بیان کرتے ہوئے کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: ایک شخص اپنے گھوڑے کو بیچنے کے لئے بازار میں لایا اور کہا کہ اس کی قیمت 500 درہم ہے اور ایک دوسرے صحابی نے اسے دیکھا اور پسند کیا اور کہا کہ میں اسے خریدوں گا یہ مجھے پسند ہے لیکن اس کی قیمت 500 درہم نہیں ہے آدمی سوچتا ہے کہ شاید کم لگائے بلکہ بالکل الٹ فرمایا کہ یہ ایسا اعلیٰ گھوڑا ہے کہ اس کی قیمت دو ہزار درہم ہونی چاہئے اس لئے میرے سے دو ہزار درہم لے لو اب بیچنے والے خریدنے والے کی بحث چل رہی ہے بیچنے والا 500 درہم سے اوپر نہیں جا رہا اور خریدنے والا دو ہزار درہم سے نیچے نہیں آ رہا تو یہ معیار تھا جو مسلمانوں کا تھا۔

س: ہندوستان کے چاول کی مارکیٹ پر قبضہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟

ج: پاکستانی ایکسپورٹرز نے اعلیٰ قسم کے چاول میں کم درجہ کا لمبا چاول ملا کر دھوکہ دینے کی وجہ سے باہر کی مارکیٹ میں پاکستانی ایکسپورٹرز سے چاول لینا بند کر دیا اور ہندوستانی مارکیٹ نے چاول کی مارکیٹ پر قبضہ کر لیا۔

س: خرید و فروخت میں خیر و برکت کے لئے آنحضرت ﷺ نے کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! کہ اگر خرید و فروخت کرنے والے سچ بولیں اور مال میں اگر کوئی عیب یا نقص ہے تو اسے بیان کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کے سودے میں برکت دے گا اور اگر وہ دونوں جھوٹ سے کام لیں خریدنے والا بھی اور بیچنے والا بھی اور کسی عیب کو چھپائیں گے یا ہیرا پھیری سے کام لیں گے تو اس سودے میں سے برکت نکل جائے گی۔

س: ایک مسلمان کا تجارتی امانت کا کیا معیار بیان فرمایا گیا ہے؟

ج: فرمایا کہ جب تم کسی کو دینے کے لئے کچھ تولو تو جھکتا ہوا تولو یعنی کہ اگر کچھ زیادہ بھی چلا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س: سچے اور دیانت دار تاجر کا کیا مقام بیان فرمایا گیا ہے؟

ج: فرمایا کہ سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حق دار ہے۔

س: حضور انور نے خطبہ کے آخر پر ہمیں کون سے جائزے لینے کی تاکید فرمائی ہے؟

ج: ہم میں سے ہر ایک کو اپنے بھی جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں، کیا ہم بھی اپنے میں کمزوروں کے حقوق ادا کر رہے ہیں، کیا ہم اپنے کاروباروں میں انصاف اور دیانتداری سے کام لے رہے ہیں۔

☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

جس تیزی سے دنیا میں فحاشی پھیلائی جارہی ہے، ایک احمدی کا کام ہے کہ اس سے بڑھ کر اپنے خدا سے تعلق پیدا کر کے اپنے آپ کو اور دنیا کو اس تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کی کوشش کرے

قتل صرف جان کا قتل نہیں ہے بلکہ تعلقات کو توڑنا، ناانصافی کرنا، دوسروں کو جذباتی طور پر مجروح کرنا اور عزت نفس کو برباد کرنا بھی قتل ہے

یتیم کے مال تک تمہاری پہنچ احسن طریق پر ہو، کسی نقصان کا احتمال نہ ہو، یتیم کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے اس کی جائیداد اور مال کا استعمال کرو

ہر قسم کی فحشاء سے بچنے، ناحق قتل کو روکنے، یتامیٰ کے اموال کی حفاظت کرنے اور ماپ تول میں انصاف سے کام لینے سے متعلق قرآنی احکامات کی حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں تشریح وتفسیر اور احباب جماعت کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2/اگست 2013ء بمطابق 2 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں سورۃ الانعام کی آیات 152 اور 153 کے حوالے سے میں ان احکامات کے بارے میں بتا رہا تھا۔ جو اس میں بیان کئے ہوئے ہیں۔ تین امور یعنی شرک سے بچنے، والدین سے حسنِ سلوک اور والدین کے لئے اولاد کی تربیت کی اہمیت کے بارے میں بیان ہوا تھا۔

باقی احکامات جو ان آیات میں ہیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۔کہ جو تمہارے رب نے تم پر حرام کئے ہیں۔ان احکامات کے بارے میں کچھ ذکر کروں گا جو ان آیات میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ بھی شاید آج ختم نہیں ہوں گے۔

بہرحال چوتھی بات جو بیان کی گئی وہ یہ ہے کہ......''اور فحشاء کے قریب بھی نہ جاؤ، نہ ظاہری فحشاء اور بے حیائیوں کے، نہ چھپی ہوئی بے حیائیوں کے۔'' (الانعام:152)۔اس ایک حکم میں مختلف قسم کی بے حیائیوں اور برائیوں سے روکا گیا ہے۔اَلْفَوَاحِشَ کے مختلف معنی ہیں۔اس کے معنی زنا بھی ہیں۔اس کے معنی زیادتیوں میں بڑھنے کے بھی ہیں۔اس کے معنی اخلاق سے گری ہوئی اور اخلاق کو پامال کرنے والی حرکات کے بھی ہیں۔اس کے معنی قبیح گناہ اور شیطانی حرکتوں کے بھی ہیں۔ ہر بری بات کہنے اور کرنے کے بھی ہیں۔اس کے معنی بہت بخیل ہونے کے بھی ہیں۔

پس اس حکم میں ذاتی اور معاشرتی برائیوں کا قلع قمع کیا گیا ہے، یا وہ باتیں جن سے گھر، ماحول اور معاشرے میں بے حیائیاں پھیلتی ہیں اُن کا سدّ باب کیا گیا ہے۔

اگر زنا کے حوالے سے اس کی بات کریں تو یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی قرآنِ کریم میں دوسری جگہ پر معین سزا بھی ہے۔ بہرحال یہ ایک ایسا گناہ اور بے حیائی ہے جس میں ملوث انسان اگر شادی شدہ ہے تو اپنے بیوی بچوں کے حقوق بھول جاتا ہے۔اس کو اس بے حیائی میں پڑ کر خیال ہی نہیں رہتا کہ میرے کیا حقوق ہیں۔ اگر عورت ہے تو اپنے بچوں اور خاوند کے حق اور ذمہ داریاں ادا نہیں کر رہی ہوتی، ان کو بھول جاتی ہے۔ اگر غیر شادی شدہ ہے تو معاشرے میں غلاظت اور بے حیائی پھیلانے کا مرتکب ہے۔ غلط وعدے کر کے بعض لوگ ناجائز طور پر تعلقات قائم کرتے ہیں اور جب گھریلو اور خاندانی دباؤ یا معاشرے کے دباؤ یا خود جھوٹے وعدے کی وجہ سے وہ تعلقات بیچ میں ٹوٹ جاتے ہیں تو مردوں کو تو زیادہ فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہمارا معاشرہ خاص طور پر جو ایشین معاشرہ ہے، وہ مردوں کی زیادہ پردہ پوشی کرتا ہے لیکن عورت کی زندگی برباد ہو جاتی ہے اور اس کی مثالیں اخباروں میں عام آتی ہیں اور پھر ایسے تعلقات کی وجہ سے اولاد ہو جائے تو پھر ایسے لوگ جو ہیں وہ اولاد کو اس کے حق سے محروم کر کے قتل اولاد کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ یا ایسی اولاد قتل اولاد کے زمرہ میں آجاتی ہے۔

یہاں ان ممالک میں تو اگر پتہ چل جائے تو قانون کچھ نہ کچھ حقوق دلانے کی کوشش کرتا ہے اور دلواتا ہے لیکن بہت سے ایسے ہیں جو اولاد کو عملاً قتل کر دیتے ہیں۔ اور غریب ملکوں میں تو کوئی حق بھی نہیں ہے۔ اگر کوئی امیر آدمی ہے اور یہ بے حیائی اور فحاشی کے مرتکب ہوتے ہیں تو تو پھر کوئی قانون اسے نہیں پوچھے گا۔ ابھی دو دن پہلے ہی پاکستان کے حوالے سے اخبار میں یہ خبر تھی کہ اس طرح کسی کے ہاں ناجائز بچہ پیدا ہوا اور پھر الٹا پولیس نے اُس غریب عورت پر مقدمہ قائم کیا اور مرد کو کچھ نہیں کہا گیا کیونکہ وہ صاحبِ حیثیت تھا۔ یہ تو اِکّا دُکّا واقعات ہیں جو باہر نکل آتے ہیں۔ یہ پتہ نہیں کہ کتنے ایسے واقعات ہیں جنہوں نے کئی خاندانوں کو برباد کر دیا ہے۔ پس یہ خدا تعالیٰ کے حکموں سے دُوری کی وجہ سے ہے۔ غیروں کو ہم کیا کہیں، خود (-) کہلانے والے اور (-) قوانین کا نعرہ لگانے والے ملکوں کا یہ حال ہے کہ وہاں اس قسم کی بے حیائیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی ایسی تمام باتیں جو فحشاء کی طرف مائل کرتی ہیں اُن سے رُکو۔ اس زمانے میں تو اس کے مختلف قسم کے ذریعے نکل آئے ہیں۔ اس زمانے میں انٹرنیٹ ہے، اس پر بیہودہ فلمیں آجاتی ہیں، ویب سائٹس پر، ٹی وی پر بیہودہ فلمیں ہیں، بیہودہ اور لغو قسم کے رسالے ہیں، ان بیہودہ رسالوں کے بارے میں جو پورنوگرافی وغیرہ کہلاتے ہیں اب یہاں بھی آواز اُٹھنے لگ گئی ہے کہ ایسے رسالوں کو سٹالوں اور دکانوں پر کھلے عام نہ رکھا جائے کیونکہ بچوں کے اخلاق پر بھی بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ ان کو تو آج یہ خیال آیا ہے لیکن قرآنِ کریم نے چودہ سو سال پہلے یہ حکم دیا کہ یہ سب بے حیائیاں ہیں، ان کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ یہ تمہیں بے حیا بنا دیں گی۔ تمہیں خدا سے دور کر دیں گی، دین سے دور کر دیں گی بلکہ قانون توڑنے والا بھی بنا دیں گی۔ (دین حق) صرف ظاہری بے حیائیوں سے نہیں روکتا بلکہ چھپی ہوئی بے حیائیوں سے بھی روکتا ہے۔ اور پردے کا جو حکم ہے وہ بھی اسی لئے ہے کہ پردے اور حیادار لباس کی وجہ سے ایک کھلے عام تعلق اور بے تکلفی میں جو لڑکے اور لڑکی میں پیدا ہو جاتی ہے، ایک روک پیدا ہو گی۔ اسلام بائبل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ تم عورت کو بری نظر سے نہ دیکھو بلکہ کہتا ہے کہ نظریں پڑیں گی تو قربت بھی ہو گی اور پھر بے حیائی بھی پیدا ہو گی۔ اچھے برے کی تمیز ختم ہو گی اور پھر ایسے کھلے عام میل جول سے جب اس طرح لڑکا اور لڑکی، مرد اور عورت بیٹھے ہوں گے تو اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے

مطابق تیسرا تم میں شیطان ہوگا۔

(سنن الترمذی کتاب الرضاع باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات حدیث نمبر 117)

یہ جو انٹرنیٹ وغیرہ کی میں نے مثال دی ہے، اس میں فیس بک (Facebook) اور سکائپ (Skype) وغیرہ سے جو چیٹ (Chat) وغیرہ کرتے ہیں، یہ شامل ہے۔ کئی گھر اس سے میں نے ٹوٹتے دیکھے ہیں۔ بڑے افسوس سے مَیں کہوں گا کہ ہمارے احمدیوں میں بھی اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ فحشاء کے قریب بھی نہیں پھٹکنا کیونکہ شیطان پھر تمہیں اپنے قبضے میں کر لے گا۔

پس یہ قرآن کریم کے حکم کی خوبصورتی ہے کہ یہ نہیں کہ نظر اُٹھا کے نہیں دیکھنا، اور نہ نظریں ملانی ہیں بلکہ نظروں کو ہمیشہ نیچے رکھنا ہے اور یہ حکم مرد اور عورت دونوں کو ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ اور پھر جب نظریں نیچی ہوں گی تو پھر ظاہر ہے یہ نتیجہ بھی نکلے گا کہ جو آزادانہ میل جول ہے اُس میں بھی روک پیدا ہوگی۔ پھر یہ بھی ہے کہ فحشاء کو نہیں دیکھنا، تو جو بیہودہ اور لغو اور فحش فلمیں ہیں، جو وہ دیکھتے ہیں اُن سے بھی روک پیدا ہوگی۔ پھر یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں میں نہیں اُٹھنا بیٹھنا جو آزادی کے نام پر اس قسم کی باتوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنے قصے اور کہانیاں سناتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس طرف راغب کر رہے ہوتے ہیں۔ نہ ہی سکائپ (Skype) اور فیس بک (Facebook) وغیرہ پر مرد اور عورت نے ایک دوسرے سے بات چیت کرنی ہے، ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنی ہیں، نہ ہی ان چیزوں کو ایک دوسرے سے تعلقات کا ذریعہ بنانا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سب ظاہر یا چھپی ہوئی فحشاء ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اپنے جذبات کی رَو میں زیادہ بہہ جاؤ گے، تمہاری عقل اور سوچ ختم ہو جائے گی اور انجام کار اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑ کر اُس کی ناراضگی کا موجب بن جاؤ گے۔

پھر آجکل کے زمانے میں ایک ایسی بے حیائی کو ہوا دی جا رہی ہے جو فطرت کے نہ صرف خلاف ہے بلکہ جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو تباہ کر دیا تھا۔ حکومتیں اب ایک ہی جنس کی شادی کے قانون بنا رہی ہیں۔ یعنی فحشاء کو ہوا دینے اور پھیلانے کی حکومتی سطح پر کوشش کی جا رہی ہے اور قانون بنائے جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حکومتوں کے سربراہ وزیراعظم یہ کہتے ہیں کہ ہم چاہیں گے کہ اب تمام دنیا میں ہم جنسوں کی شادی کا قانون بنے اور ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اس بارے میں دنیا میں کوشش کریں گے۔ ایک وزیراعظم کی طرف سے اس طرح کا بیان آیا تھا۔ اگر یہ سچ ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دے رہے ہیں۔

پھر ایک ملک کے بڑے پادری ہیں جو غالباً ساؤتھ افریقہ کے ہیں۔ حالانکہ افریقن اب تک یہی کہتے رہے ہیں کہ اس قسم کی غیر فطری شادیاں جو ہیں وہ نہیں ہونی چاہئیں اور یہ قانون نہیں بننے چاہئیں۔ اور پھر یہ پادری صاحب جو بائبل پڑھنے والے، اُس کا پرچار کرنے والے، اُس کی تعلیم دینے والے ہیں، جس میں خود یہ لکھا ہوا ہے کہ اس کی وجہ سے قوم تباہ ہوئی۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر ایسے شادی کرنے والے جوڑے جنت میں نہیں جائیں گے تو پھر میں جہنم میں جانا پسند کروں گا۔ تو یہ ان کا حال ہو چکا ہے۔

یہ آجکل کی دنیا میں فحاشی کی انتہا ہو چکی ہے۔ پس یاد رکھیں کہ یہ جو فحاشی ہے، اگر اسی طرح سرعام پھیلتی رہی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف دنیا نے رُخ نہ کیا، اس کی طرف توجہ نہ کی تو پھر یہ قومیں بھی اپنے انجام کو دیکھ لیں گی۔ یہ اس دنیا کو بھی یقیناً جہنم بنائے گی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اُس نے کیا سلوک کرنا ہے۔ بلکہ اب جو میڈیکل ریسرچ ہے اس میں واضح طور پر یہ کہا جانے لگا ہے کہ ایڈز کا مرض ایسے لوگوں میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے جو مردوں مردوں اور عورتوں عورتوں کی شادیوں کے بھیانک جرم میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سزا دینے کے طریقے مختلف ہیں۔ ضروری نہیں کہ اگر ایک قوم کو پتھروں کی بارش برسا کر سزا دی تھی تو ہر قوم کو اسی طرح سزا دی جائے۔ HIV یا ایڈز کی یہ بیماری ایسی ہے جو دردناک اور خوفناک انجام تک لے جاتی ہے۔

پس جس تیزی سے دنیا میں فحاشی پھیلائی جا رہی ہے، ایک احمدی کا کام ہے کہ اُس سے بڑھ کر اپنے خدا سے تعلق پیدا کر کے اپنے آپ کو اور دنیا کو اس تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کی کوشش کرے۔ یہ دنیادار تو اپنے آپ کو تباہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ دنیادار اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے ایک ایسے طبقہ کو خوش کرنے کے لئے جو خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑ رہا ہے، پوری دنیا کو فحشاء میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کا انجام پھر تباہی ہے۔ ان لوگوں کی ہمدردی کے لئے ہمیں انہیں بتانے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا اور گناہ معاف کرنے والا بھی ہے، اُس نے مغفرت کا راستہ کھلا رکھا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ (-) (آل عمران:136) کہ اور وہ لوگ جو کسی بے حیائی کے مرتکب ہوں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں، پھر اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی بخش نہیں سکتا۔

فحشاء پر اگر اصرار نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف ہو تو خدا تعالیٰ بخش دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔ پس ہر قسم کے فحشاء جن کا میں نے شروع میں ذکر کیا تھا اس سے خود بھی بچنے اور بچنے کے راستے دکھانے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور اُس کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادتی نہ کرنے والوں کو معاف کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”اور وہ لوگ کہ جب کوئی بے حیائی کا کام کریں یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اور پھر اپنے ایسے حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور اس سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگیں اور اپنے گناہ پر اصرار نہ کریں اُن کا خدا آمرزگار ہوگا۔ (یعنی وہ بخشنے والا خدا ہے) اور گناہ بخش دے گا۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 25-26)

اللہ کرے ہر وہ شخص جو فحشاء میں مبتلا ہے، اُسے عقل آ جائے اور خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جائے۔ اس بات کی وضاحت کی میں بہت ضرورت محسوس کر رہا تھا اس لئے میں نے اس کی کچھ وضاحت کی ہے کیونکہ یہ سوال آجکل بہت عام ہو چکا ہے۔

پھر اگلا حکم خدا تعالیٰ نے ان آیات میں یہ دیا ہے کہ (-) (الانعام:152) اور کسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرمت بخشی ہے، قتل نہ کرو۔ یہ حکم اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ معاشرے کے حقوق ادا کرو۔ اپنے بھائیوں، اپنے دوستوں، اپنے سے واسطہ پڑنے والوں کے حقوق عدل وانصاف سے ادا کرو۔ قتل صرف جان کا قتل نہیں ہے بلکہ تعلقات کو توڑنا، ناانصافی سے دوسروں کے حقوق پامال کرنا، یہ بھی قتل ہے۔ دوسروں کو جذباتی طور پر مجروح کرنا، یہ بھی قتل ہے۔ کسی کو اتنا زیادہ ذلیل و رسوا کرنا کہ گویا عملاً اُسے قتل کر دیا ہے، یہ بھی اسی زمرہ میں آتا ہے۔ اس کی عزت نفس کو برباد کر دینا، یہ بھی قتل ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر بھی قتل ہوتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب قتل ایسے ہیں جن سے خدا تعالیٰ تمہیں منع کرتا ہے۔ ہر قتل کا آخری نتیجہ معاشرے میں فتنہ وفساد اور محرومیاں ہیں اور یہ چیزیں خدا تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِلَّا بِالْحَق سوائے اس کے جو سزا کا حقدار ہے، لیکن اس کے لئے بھی قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ بدلے لینے کے لئے، اپنے کینے اور بغض نکالنے کے لئے قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔ جو سزا کا حقدار ہے اُسے سزا دی جائے تو اس قدر سزا جتنا اس کا جرم ہے۔ اور اس لئے سزا دی جائے کہ جرم کرنے والے کی اصلاح ہو اور معاشرے کا بہتر حصہ بن کر معاشرے کے فتنہ وفساد کو ختم کرنے کا ذریعہ بن سکے۔ لیکن یہاں بھی یہ بات واضح ہو کہ سزا دینے اور بدلے لینے کا حق ہر ایک کو نہیں ہے بلکہ قانون کو ہے۔ اور قانون انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے سزا دے، نہ کہ ظلم کرتے ہوئے۔ حتی کہ کسی قاتل کی سزا جو ہے اُس کا اختیار بھی کسی شخص یا مقتول کے ورثاء کو نہیں دیا گیا بلکہ یہ حق قانون کا ہے۔ یہ قانون تو آجکل بنائے جا رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت پہلے سے یہ حکم دیا ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے تم اپنے مجرم کو سزا دو۔ اور اگر ایک قاتل کو بھی پھانسی کی سزا دینی ہے تو ایک قانون ہی دے گا۔ اسی طرح معاشرے میں قانون کے تحت دوسری سزائیں ہیں، قتل کا اگر ایک مطلب تعلقات کو ختم کرنا یا مقاطعہ کرنا یا بائیکاٹ کرنا ہے تو یہ اختیار بھی ذمہ دار ادارے کو ہے۔ ہماری جماعت میں بھی اگر سزا کا نظام رائج ہے تو اصلاح کے لئے، نہ کہ کسی ظلم اور زیادتی کے لئے۔ یا کسی بھی قسم کی ایسی سزا جو دی جاتی ہے وہ اصلاح کے لئے دی جاتی ہے، کسی ظلم کے لئے نہیں دی جاتی۔ کیونکہ یہ ناحق ظلم وزیادتی جو ہے یہ بھی قتل کے مترادف ہے۔ یہ میں نے دیکھا ہے اور کئی دفعہ نوٹ بھی کیا ہے کہ اگر فریقین میں مسئلہ پیدا ہو جائے، لڑائی

ہوجائے، مقدمہ بازی ہوجائے تو ظاہر ہے کہ فیصلہ کرنے والا ادارہ اپنی عقل اور شواہد کے مطابق ایک فریق کو ذمہ دار قرار دے گا، قصور وار قرار دے گا۔ اور اُس کے لئے پھر اس کی سزا کی بھی سفارش ہوتی ہے۔ تو جو دوسرا فریق ہے، جس کو نقصان پہنچا ہوتا ہے وہ بعض دفعہ اس بات پر ناراض ہوجاتا ہے کہ تھوڑی سزا دی ہے، اس سے زیادہ دیں۔ یعنی فیصلہ اُن کے مطابق ہو۔ اگر اسی طرح فریقین کو فیصلہ کرنے کا اختیار دے دیا جائے تو ایک قتل کے بعد دوسرا قتل ہوتا چلا جائے گا۔ اور قرآن ہمیں یہ کہتا ہے کہ تم اس سے بچو۔ اصل مقصد سزا کا معاشرے سے ظلم کو ختم کرنا ہے اصلاح کرنا ہے، ظالم کو اپنے ظلم کا احساس دلانا ہے۔ اور دو مومنوں کے درمیان اگر ایسا مسئلہ ہے تو ظاہر ہے اُن کو جب احساس دلایا جائے تو تسلیم بھی کرتے ہیں۔ پس یہ اصل غرض ہے یا سزا کا اصل مقصد ہے کہ اصلاح کی جائے اور اس ناحق قتل کو روکا جائے جو آپس کے جھگڑوں اور فسادوں کی وجہ سے معاشرے میں پیدا ہوتا ہے۔

اس کے بعد میں اب اگلے حکم پر آتا ہوں جو اُس سے اگلی آیت میں بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) (الانعام:153) اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوائے اس طریق کے جو اچھا ہے۔ اب یہاں خدا تعالیٰ معاشرے کے کمزور ترین طبقہ کے حق کی حفاظت کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ اگر صرف یہی ہو کہ تم نے یتیم کے مال کے قریب بھی نہیں جانا تو یتیم کے سرمائے یا جائیداد کے ضائع ہوجانے کا بھی خطرہ ہوسکتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ یتیم کے مال تک تمہاری پہنچ احسن طریق پر ہو۔ اس طرز پر یتیم کے مال کو دیکھو کہ حتی الوسع کسی نقصان کا احتمال نہ ہو۔ یتیم کی جائیداد کو اُجاڑنے اور ختم کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ یتیم کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے اُس کی جائیداد اور مال کا استعمال کرو۔

پس یہ لازمی حکم ہے کہ یتیم کے مال کی حفاظت کا انتظام تم نے کرنا ہے۔ ایک امین کی حیثیت سے قریبی عزیزوں نے، یا جس کے سپرد بھی یتیم کی ذمہ داری کی جائے، اُس نے یتیم کے مال کی حفاظت کرنی ہے، اُس کا خیال رکھنا ہے۔ جماعت نے اُس کے مال کی حفاظت کرنی ہے اور خیال رکھنا ہے۔ معاشرے نے اور ملک کے قانون نے اُس کے مال کی حفاظت کرنی ہے اور خیال رکھنا ہے۔ کس طرح حفاظت کرنی ہے؟ اُس کے لئے بہت ساری صورتیں ہیں۔ یتیموں کے مالوں کو اس طرح استعمال کرو یا کاروباروں میں لگاؤ کہ وہ مال بڑھیں تاکہ یتیموں کو، اُس گروہ کو جو ابھی اتنی عقل نہیں رکھتا، اُن بچوں کو جن کے ماں باپ کا سایہ اُن کے سر پر نہیں ہے فائدہ ہو۔ جن کی جائیدادیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے، اُن کو احسن طریق پر اس طرح استعمال کرو، اس طرح انویسٹ (Invest) کرو، اس طرح کاروباروں میں لگاؤ کہ وہ مال بڑھے۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو یتیم کے مال کی حفاظت کا حکم دے کر عزیزوں اور معاشرے پر ڈالی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اگر تم یہ ذمہ داری ادا نہیں کرتے اور بہانے بہانے سے یتیم کے مال کو کھانے کی کوشش کرتے ہو، تو اس کی بڑی سخت سزا ہے۔ فرمایا (-) (النساء:11) اور جو لوگ ظلم سے یتیموں کے مال کھاتے ہیں، وہ یقیناً اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ اور پھر فرمایا (-) (النساء:11) اور وہ یقیناً شعلہ زن آگ میں داخل ہوں گے۔

قرآن کریم کے احکامات ایسے نہیں کہ صرف ایک فریق کا حق دلائیں تو دوسرے کا حق غصب کرلیں۔ اگر یہ حکم ہے کہ یتیموں کا مال ناجائز طریقے سے کھا کے اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہو تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے امانت اور دیانت کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر یتیم کے مال میں سے کچھ خرچ کر رہے ہو تو پھر یہ ظلم نہیں ہے۔ فرمایا کہ یتیم کی پرورش پر جو خرچ ہوتا ہے، اُس کی تعلیم پر، اُس کی تربیت پر جو خرچ ہوتا ہے، یہ خرچ کرنے کی تو اجازت ہے لیکن دیکھو ظلم نہ کرنا۔ امانت میں خیانت کرنے والے نہ بننا۔ فرمایا (-) (النساء:7) اُن کے جوان ہونے کے خوف سے اُن کے مال ناجائز طور پر اور جلدی جلدی نہ کھا جاؤ۔ فرمایا (-) (النساء:7) اور جو کوئی صاحبِ حیثیت اور مالدار ہو، وہ اس مال سے بکلّی اجتناب کرے۔ لیکن اگر کوئی مجبور ہے، تعلیم اور جو دوسرے اخراجات اُس پر ہو رہے ہیں، وہ برداشت نہیں کرسکتا تو اُس کے بارے میں فرمایا کہ (-) (النساء:7) پس وہ مناسب طور پر اس مال میں سے لے سکتا ہے۔ اور مناسب کیا ہے؟ اُس یتیم پر جو اصل خرچ ہو رہا ہے وہ یا اگر کسی کی بالکل ہی فقیری کی حالت ہے اور گزارہ بھی نہیں ہوتا اور پرورش کی وجہ سے اُس کی ذمہ داری چوبیس گھنٹے اُس کی نگہداشت پر ہے تو معمولی حق الخدمت لیا جاسکتا ہے۔ پس اس مال کے خرچ کی اس حد تک اجازت ہے۔ لیکن جو اُس مال کی حفاظت اور اُسے بڑھانے کا حکم ہے اُسے ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے اور سچے امین اور سچے نگران کا حق ادا کرنا چاہئے۔ فرمایا (-) (الانعام:153) یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت اور مضبوطی کی عمر کو پہنچ جائیں اور اپنے مال اور جائیداد کا انتظام وانصرام سنبھال سکنے والے ہوں۔

پس یہ حق ہے جو یتیم کا قائم ہے۔ ایک کمزور طبقے کا قائم ہے کہ اُس کے عاقل بالغ ہونے تک اُس کی جائیداد کی، اُس کے مال کی حفاظت کی جائے اور پھر جب وہ اُسے سنبھالنے کے قابل ہو جائے تو اُسے اُس کا مال لَوٹا دیا جائے۔ یہاں یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ بعض دفعہ کوئی یتیم بالغ ہونے کے بعد عقل کے لحاظ سے اس سطح پر نہیں ہوتا کہ وہ اپنے مال کی حفاظت کر سکے۔ تو پھر اُس وقت تک، جب تک وہ اس قابل نہ ہوجائے، یا اگر بالکل ہی غبی ہے تو پھر مستقل طور پر اُس کے مال کی حفاظت فرض بنتا ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو باوجود غبی ہونے کے شادی کے قابل ہوتے ہیں۔ اگر اُن کی شادی ہوجاتی ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے تو پھر اولاد کے جوان ہونے تک عزیزوں کا یا معاشرے کا اور جماعت کا یہ کام ہے کہ اس ذمہ داری کو نبھائیں اور ان کے مال کی حفاظت کریں۔

کمزوروں اور یتیموں کے حق اور پرورش کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں، اُن کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’اگر کوئی ایسا تم میں مالدار ہو جو صحیح العقل نہ ہو مثلاً یتیم یا نابالغ ہو اور اندیشہ ہو کہ وہ اپنی حماقت سے اپنے مال کو ضائع کردے گا تو تم (بطور کورٹ آف وارڈس کے) وہ تمام مال اُس کا متکفل کے طور پر اپنے قبضہ میں لے لو اور وہ تمام مال جس پر سلسلہ تجارت اور معیشت کا چلتا ہے ان بیوقوفوں کے حوالے مت کرو اور اس مال میں سے بقدر ضرورت اُن کے کھانے اور پہننے کے لئے دے دیا کرو اور اُن کو اچھی باتیں قولِ معروف کی کہتے رہو۔ یعنی ایسی باتیں جن سے اُن کی عقل اور تمیز بڑھے اور ایک طور سے اُن کے مناسب حال اُن کی تربیت ہوجائے اور جاہل اور ناتجربہ کار نہ رہیں۔ اگر وہ تاجر کے بیٹے ہیں تو تجارت کے طریقے اُن کو سکھلاؤ اور اگر کوئی اَور پیشہ رکھتے ہوں تو اس پیشہ کے مناسبِ حال اُن کو پختہ کردو۔ غرض ساتھ ساتھ اُن کو تعلیم دیتے جاؤ اور اپنی تعلیم کا وقتاً فوقتاً امتحان بھی کرتے جاؤ کہ جو کچھ تم نے سکھلایا انہوں نے سمجھا بھی ہے یا نہیں۔ پھر جب نکاح کے لائق ہوجائیں یعنی عمر قریباً اٹھارہ برس تک پہنچ جائے اور تم دیکھو کہ اُن میں اپنے مال کے انتظام کی عقل پیدا ہوگئی ہے تو اُن کا مال اُن کے حوالہ کرو اور فضول خرچی کے طور پر اُن کا مال خرچ نہ کرو اور نہ اس خوف سے جلدی کر کے کہ اگر یہ بڑے ہو جائیں گے تو اپنا مال لے لیں گے، ان کے مال کا نقصان کرو۔ جو شخص دولتمند ہو اُس کو نہیں چاہئے کہ اُن کے مال میں سے کچھ حق الخدمت لیوے۔ لیکن ایک محتاج بطور معروف لے سکتا ہے‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 346-347)

فرمایا کہ: ’’عرب میں مالی محافظوں کے لئے یہ طریق معروف تھا کہ اگر یتیموں کے کارپرداز اُن کے مال میں سے لینا چاہتے تو حتی الوسع یہ قاعدہ جاری رکھتے کہ جو کچھ یتیم کے مال کو تجارت سے فائدہ ہوتا اُس میں سے آپ بھی لیتے۔ رأس المال کو تباہ نہ کرتے۔ سو اسی عادت کی طرف اشارہ ہے کہ تم بھی ایسا کرو۔ اور پھر فرمایا کہ جب تم یتیموں کو مال واپس کرنے لگو تو گواہوں کے رُوبرو اُن کو اُن کا مال دو اور جو شخص فوت ہونے لگے اور بچے اُس کے ضعیف اور صغیر السِنّ ہوں تو اُس کو نہیں چاہئے کہ کوئی ایسی وصیت کرے کہ جس میں بچوں کی حق تلفی ہو۔ جو لوگ ایسے طور سے یتیم کا مال کھاتے ہیں جس سے یتیم پر ظلم ہوجائے تو وہ مال نہیں بلکہ آگ کھاتے ہیں اور آخر جلانے والی آگ میں ڈالے جائیں گے۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 346-347)

فرمایا: ’’اب دیکھو خدا تعالیٰ نے دیانت اور امانت کے کس قدر پہلو بتلائے۔ سو حقیقی دیانت اور امانت وہی ہے جو ان تمام پہلوؤں کے لحاظ سے ہو اور اگر پوری عقلمندی کو دخل دے کر امانتداری میں تمام پہلوؤں کا لحاظ نہ ہو تو ایسی دیانت اور امانت کئی طور سے چھپی ہوئی خیانتیں اپنے ہمراہ

رکھے گی۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 346-347)

اگر امانتداری میں تمام پہلوؤں کا لحاظ نہیں رکھا گیا تو پھر اس میں چھپی ہوئی خیانت بھی آ جائے گی۔ پس بہت محتاط ہو کر یہ حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ جب تقویٰ کے بارے میں بار بار تلقین فرماتا ہے تو اس لئے کہ اپنے جائزے لو اور دیکھو کہ کمزوروں کے حق ادا ہو رہے ہیں یا نہیں ہو رہے۔ امانت اور دیانت کے معیاروں کو پرکھتے رہو۔ یہ نہ ہو کہ ان کے نیچے چھپی ہوئی خیانتیں ہوں جو آگ کے گولے پیٹ میں بھرنے کا باعث بن جائیں۔

پھر خدا تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے کہ (-) (الانعام:153) اور انصاف کے ساتھ ماپ اور تول پورے پورے دو۔ یہاں اب عمومی طور پر اپنے کاروباروں کو انصاف اور ایمانداری کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا کرنے کا حکم ہے۔ پہلے یتیموں اور کمزوروں کا حق قائم کیا اور ایمانداری سے اُن کا حق ادا کرنے کا حکم دیا تو اب آپس کے کاروباروں کو صفائی اور ایمانداری سے بجالانے کا حکم ہے۔ کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہونا چاہئے۔ اگر دوسرا فریق لاعلم ہے تب بھی دھوکہ نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کوئی جنس بیچ رہے ہو تو اگر جنس میں کسی قسم کی کمی ہے تو اُس کو سامنے رکھو تا کہ خریدار کو پتہ ہو کہ جو مال میں خرید رہا ہوں، اُس میں یہ نقص ہے۔

(سنن ابن ماجه كتاب التجارات باب من باع عيبا فليبينه حديث 2246)

ایک دوسری جگہ کاروباری لین دین اور ماپ تول کے صحیح کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (بنی اسرائیل:36) یہ بات سب سے بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھی ہے۔ یعنی اچھے تاجر صحیح ماپ تول کرنے والے تاجر کی شہرت بھی اچھی ہوتی ہے اور اس کے پاس پھر زیادہ گاہک بھی آتے ہیں۔ نتیجۃً اس کا کاروبار بڑی تیزی سے ترقی کرتا ہے۔ اگر دھوکہ ہو تو کاروبار ختم ہو جاتا ہے۔

ایک دوسری جگہ یہ بھی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جو دھوکہ دہی ہے یہ فساد کا باعث بنتی ہے لیکن مشکل یہ ہے بلکہ افسوس یہ ہے کہنا چاہئے کہ جتنا زیادہ قرآن کریم نے احکام کھول کھول کر بیان فرمائے ہیں اتنے ہی (-) اس ایمانداری کے معیار سے نیچے گرتے چلے جا رہے ہیں۔ کہاں تو (-) کے ایمان کا اور امانت اور دیانت کا یہ حال تھا کہ ایک شخص اپنے گھوڑے کو بیچنے کے لئے بازار میں لایا اور کہا کہ اس کی قیمت پانچ سو درہم ہے۔ اور ایک دوسرے صحابی نے اُسے دیکھا اور پسند کیا اور کہا کہ میں اُسے خریدوں گا، یہ مجھے پسند ہے لیکن اس کی قیمت پانچ سو درہم نہیں ہے۔ وہ آدمی سوچتا ہے کہ شاید کم بتائے بلکہ بالکل الٹ فرمایا کہ یہ ایسا اعلیٰ گھوڑا ہے کہ اس کی قیمت دو ہزار درہم ہونی چاہئے۔ اس لئے میرے سے دو ہزار درہم لے لو۔ اب بیچنے والے اور خریدنے والے کی بحث چل رہی ہے۔ بیچنے والا پانچ سو درہم سے اوپر نہیں جا رہا اور خریدنے والا دو ہزار درہم سے نیچے نہیں آ رہا۔

(ماخوذ از المعجم الكبير للطبراني جلد دوم صفحه 334-335 ابراهيم بن جرير عن ابيه حديث 2395 مطبوعه داراحياء التراث العربي بيروت)

تو یہ معیار تھا جو مسلمانوں کا تھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اور آپ کے صحابہ کی صحبت میں رہنے والوں کا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنا بھی ایک واقعہ لکھا ہے کہ جب وہ 19-20 سال کے تھے تو سیر کے لئے کشمیر گئے۔ وہاں ایک قسم کے اونی قالین بنائے جاتے ہیں جو خاص طور پر بڑے مشہور ہیں۔ وہ اُنہیں پسند آئے۔ کچھ عرصہ انہوں نے ٹھہرنا تھا، سیر کرنی تھی۔ اس لئے سیر کے لئے چلے گئے۔ انہوں نے جس شہر میں قالین دیکھے تھے وہاں قالین بنانے والے ایک شخص نے کہا کہ میں بہت اعلیٰ بناتا ہوں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے مجھے تحفہ لے جانے کے لئے تین چار ایسے قالین بنا دو اور اس کا سائز بتایا۔ کہتے ہیں جب میں واپس آیا تو جو سائز بتائے تھے اُن سے ہر قالین ہر طرف سے، چوڑائی میں بھی، لمبائی میں بھی چھوٹا تھا اور کافی فرق تھا۔ چھ چھ انچ، فٹ فٹ چھوٹا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ تمہیں میں نے یہ سائز بتایا تھا، یہ سامنے گواہ ہیں، ان کے سامنے بتایا تھا، اُس کے باوجود تم نے اس کے مطابق نہیں بنایا اور قیمت تم اتنی مانگ رہے ہو۔ تو بجائے اس کے کہ شرمندہ ہوتا، یہ کہتا کہ ٹھیک ہے قیمت کم کر دیں۔ کہنے لگا میں مسلمان ہوں اور بار بار یہی رٹ لگائے جائے کہ میں مسلمان ہوں اور آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ تم نے ایسا بنایا ہے اور ویسا بنایا ہے۔

(ماخوذ از تقریر سیالکوٹ انوار العلوم جلد 5 صفحہ 109-108)

تو اب جب بھی غلط کام ہو، (-) کہہ کر اس کو جائز کرنا، یہ عام ہو گیا ہے اور پھر یہ پرانی بات نہیں ہے۔ مجھے بھی ایک شخص جو چاول کے کاروبار میں تھے، بتانے لگے کہ ہم پاکستانی اچھا باسمتی چاول جب باہر بھیجتے ہیں تو اُس میں دوسرا کم درجے کا لمبا چاول کس طرح شامل کرتے ہیں اور وہ طریق کار یہ ہے کہ ایک لوہے کا آٹھ نو انچ کا ٹین کا پائپ ہوتا ہے، اُس کو بیگ کے درمیان میں رکھتے ہیں اور اُس پائپ کے اندر کم درجے کا چاول بھرتے ہیں اور اس کے ارد گرد اعلیٰ کوالٹی کا چاول بھیجتے ہیں۔ اور باہر سے جب وہ دیکھتے ہیں تو اعلیٰ کوالٹی ہوتی ہے، باسمتی چاول ہوتا ہے اور کسی کو پتہ نہیں لگتا۔ جب پائپ اُس کے بعد نکال لیتے ہیں وہ مکس (Mix) ہو جاتا ہے، یہ بھی نہیں خیال ہوتا کہ اندر کوئی چیز پڑی ہے۔ چاول بہر حال چاول ہے۔ تو کاروباروں کی یہ حالت ہے۔ اسی وجہ سے ایک عرصہ پہلے سے ہندوستانی مارکیٹ نے چاول کی مارکیٹ پر قبضہ کر لیا ہے، حالانکہ ہندوستان کا چاول پاکستان سے کم کوالٹی کا ہے۔ اور اب شاید کچھ ایکسپورٹر، کیونکہ احمدی بھی ایکسپورٹ کرتے ہیں، خود بہتر کوالٹی کا لے کر آتے ہوں تو لاتے ہوں۔ نہیں تو اس چور بازاری کی وجہ سے باہر کی مارکیٹ نے پاکستانی ایکسپورٹر سے چاول لینا ہی بند کر دیا ہے۔ ان کو اب پتہ لگ گیا ہے کہ اس طرح یہ دھوکہ دہی ہوتی ہے۔ اس لئے اب ہندوستانی ایکسپورٹر جو ہے وہی چاول خریدتا ہے، اُس کی گریڈنگ (grading) کرتا ہے اور پھر آگے بھیجتا ہے اور یہ سوچتے ہی نہیں کہ کاروبار میں اس سے برکت بھی نہیں رہتی اور کاروبار بھی ختم ہو گیا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خرید و فروخت کرنے والے سچ بولیں اور مال میں اگر کوئی عیب یا نقص ہے اُسے بیان کر دیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے سودے میں برکت دے گا۔ اور اگر وہ دونوں جھوٹ سے کام لیں، خریدنے والا بھی اور بیچنے والا بھی اور کسی عیب کو چھپائیں گے یا ہیرا پھیری سے کام لیں گے تو اس سودے میں سے برکت نکل جائے گی۔

(صحيح البخاری كتاب البيوع باب اذا بين البيعان ولم يكتما ونصحا حديث 2079)

پس اگر برکت حاصل کرنی ہے تو پھر امانت اور دیانت کے تقاضے پورے کرنے ہوں گے۔ اور یہ تقاضے پورے کرتے ہوئے کاروبار کرنا یہی ایک اچھے (مومن) کا شیوہ ہونا چاہئے۔ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کو دینے کے لئے کچھ تولو تو جھکتا ہوا تولو۔ یعنی کہ اگر کچھ زیادہ بھی چلا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجه كتاب التجارات باب الرجحان فی الوزن حديث 2222)

پس یہ تجارتی امانت کا معیار ہے جو ایک (مومن) کا ہونا چاہئے۔ اگر تاجر امانت دار ہو، صحیح طرح کاروبار کرنے والا ہو تو پھر جو اُس کا مقام ہے وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے پتہ چلتا ہے کہ کتنا بڑا مقام ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حقدار ہے۔

(سنن الترمذی كتاب البيوع باب ما جاء فی التجار و تسمية النبی ﷺ اياهم حديث نمبر 1209)

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں کو اپنی امانت اور دیانت کے معیار اللہ تعالیٰ کے حکموں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ احمدی بھی بہت سارے کاروباروں میں ملوث ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے بھی جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگیاں گزار رہے ہیں؟ کیا ہم بھی اپنوں میں کمزوروں کے حقوق ادا کر رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے کاروباروں میں انصاف اور دیانتداری سے کام لے رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے معاشرے کے ہر طبقے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے آپ کو برائیوں سے بچانے والے ہیں؟ یہ رمضان جو آتا ہے تو اس میں جب نیکی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے تو ان باتوں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ہر قسم کی ان برائیوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے، اُن سے رکنے والے ہوں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری احسان الرحمٰن صاحب مرحوم واقف زندگی تحریر کرتی ہیں۔

میری نواسی ریحانہ کنول واقفہ نو بنت مکرم مختار احمد صاحب کی تقریب آمین 10/اگست 2013ء کو ہوئی۔ محترمہ انیسہ سعید صاحبہ بیوہ مکرم سعید احمد شہید صاحب نے بچی سے قرآن مجید سنا۔ محترمہ انیسہ سعید صاحبہ محترم منظور احمد شہید صاحب کی بیٹی اور محترم محمود احمد شہید صاحب کی بہن ہیں۔ بعدازاں بچی کے ماموں مکرم فرید محمود صاحب نائب ناظم تربیت مجلس انصار اللہ ضلع لاہور نے دعا کروائی۔ ریحانہ کنول محترم حسین گل صاحب کی پوتی ہے۔ بچی نے قرآن مجید اپنی والدہ سے 4 سال کی عمر میں پڑھا اور پہلا دور 2 ماہ کے عرصہ میں مکمل کیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ ریحانہ کو قرآن مجید پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب ایڈیشنل جنرل سیکرٹری اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم محمد نعمان عادل صاحب چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ابن مکرم محمد سلیمان صاحب مرحوم حلقہ DHA ناصر لاہور اور مکرمہ سعدیہ نعمان صاحبہ بنت مکرم محمد الیاس بقاپوری صاحب آڈیٹر سول لائنز لاہور کو مورخہ 4 ستمبر 2013ء کو ٹورانٹو کینیڈا میں بیٹا عطا فرمایا ہے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ایقان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت میاں محمد اکبر بٹالوی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

دعائیہ الوداعی تقریب

۞ مکرم خواجہ ناصر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم خواجہ منظور صادق صاحب سیکرٹری تصنیف و اشاعت راولپنڈی سے اسلام آباد شفٹ ہوگئے ہیں۔ ان کی خدمات کے اعتراف کے سلسلہ میں ایک الوداعی تقریب مورخہ 24۔اگست 2013ء کو بیت العطاء راولپنڈی میں مکرم بریگیڈیئر بشیر احمد صاحب قائم مقام امیر ضلع راولپنڈی منعقد ہوئی۔ مکرم خواجہ صاحب کو تیس سال تک سیکرٹری تصنیف و اشاعت کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ اس دوران تاریخ احمدیت راولپنڈی اور 2008ء میں خلافت جوبلی کے سلسلہ میں سوونیئر کی اشاعت بھی ہوئی۔ اس عہدہ کے علاوہ آپ کو سیکرٹری اصلاح وارشاد اور ایڈیشنل جنرل سیکرٹری راولپنڈی کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ اس تقریب میں قائم مقام امیر صاحب، مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی ضلع راولپنڈی اور مکرم ارشاد احمد دانش صاحب مربی سلسلہ نے آپ کی خدمات کا تذکرہ کیا۔ دعا کے ساتھ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

فری مٹا پا کیمپ کا انعقاد

۞ مورخہ 11 ستمبر 2013ء کو بوقت 10 بجے صبح فضل عمر ہسپتال میں فری مٹاپا کیمپ کا انعقاد ہوگا۔ ضرورت منداحباب وخواتین مٹاپا کیمپ سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور بغیر پرچی روم بنوائے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں اس کیمپ سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

۞ نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 55 سال

تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کا مشہور عالم شافی علاج

نور نظر: نرینہ اولاد کیلئے کامیاب دوا

حب امید/حب قلب الحجر: معین حمل گولیاں

خورشید 1958

فون: 047-6211538

فیکس: 047-6212382

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

عجائبات عالم

نامبا

دنیا کا قدیم ترین قبیلہ

دنیا کے نقشے پر نظر ڈالیں تو آسٹریلیا کے جنوب میں تقریباً 70 چھوٹے چھوٹے جزیروں کا مجموعہ پھیلا ہوا ہے اس مجموعے کو ''نیو ہیبرڈز'' کہتے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران بحرالکاہل میں جاپانیوں کی یلغار روکنے کیلئے اتحادیوں نے ان جزائر پر قبضہ کرلیا۔ اب یہ جزائر برطانیہ اور فرانس کے زیر قبضہ ہیں۔

مالیکولا یہاں کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ یہ 60 میل لمبا اور 25 میل چوڑا ہے۔ آبادی صرف 1200 افراد ہے۔ لوگ مذہباً عیسائی ہیں مگر ان میں سے کچھ کسی مذہب کے پیروکار نہیں بلکہ مٹتی ہوئی تہذیب اور رسم و رواج کے پابند ہیں۔ یہ نامبا قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جو دنیا کا قدیم ترین قبیلہ ہے۔ ان کی تعداد تقریباً 250 ہے۔ ان میں آدھے جزیرے کے بالائی اور آدھے زیریں علاقے میں آباد ہیں۔ پہلے یہ آدم خور تھے مگر جنگ عظیم دوم کے دوران جب اتحادی یہاں قابض ہوئے تو انہوں نے آدم خوری کے خلاف سخت اقدامات کئے۔

پہلے یہ لوگ مادرزاد برہنہ رہتے تھے مگر اب دوسرے لوگوں کی آمدورفت اور میل ملاپ سے انہوں نے ستر پوشی شروع کی ہے۔ اس قبیلے میں بھابھی کا رشتہ احترام کے قابل سمجھا جاتا ہے۔ عورت اپنے شوہر کے بھائیوں کے سامنے ننگے چہرے کے ساتھ نہیں آتی۔ ناک کی ہڈی میں سوراخ کر کے سؤر کا دانت ڈال لینا یہاں کے مردوں کا پسندیدہ فیشن ہے۔ قبیلے میں کسی فرد کی امارت اور مرتبے کا اندازہ سؤروں کے ریوڑ سے لگایا جاتا ہے۔

نامبا قبیلے کا عقیدہ ہے کہ آباؤ اجداد کی روحیں جنگل کے دوسرے عناصر اور بدروحوں کے ساتھ مل کر حیرت انگیز کارنامے سرانجام دے سکتی ہیں۔ بچہ سات آٹھ برس کا ہوجاتا ہے تو اس کا ڈر اور خوف دور کرنے کیلئے ایک رسم ادا کی جاتی ہے اور بچے کو رات جنگل میں باندھ دیا جاتا ہے اور صبح اتار لیا جاتا ہے۔ نامبا کے ہاں عورت کی خوبصورتی اور وفاداری کا معیار دنیا بھر سے انوکھا ہے جس عورت کا ایک اگلا دانت ٹوٹا ہوا ہو وہ نہایت وفا شعار اور خوبصورت سمجھی جاتی ہے۔ کوئی شخص مر جائے تو ایک طویل رسم کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ بچے کی موت کو یہ لوگ طبعی امر تسلیم نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ یہی سمجھتے ہیں کہ کسی دشمن یا زہریلے آدمی نے شرارت کی ہے۔

مرنے والے کا سوگ منانے کے لئے اپنے چہرے اور جسم پر سفید راکھ مل لیتے ہیں۔ لاش کا سر کاٹ کر دھڑ آبادی سے باہر میدان میں ایک ماتمی چبوترہ پر رکھ دیتے ہیں۔ جو ایک سال تک گھاس پھوس سے خوب اچھی طرح ڈھکا ہوا پڑا رہتا ہے۔ سر پر سرخ مٹی اور مختلف نباتاتی ریشوں کا لیپ کر دیتے ہیں۔ چند دن بعد مٹی خشک ہو جاتی ہے اور اس پر مرنے والے کے چہرے کے نقوش ابھر آتے ہیں۔ پھر مٹی کے اس پتلے کو ایک بانس پر نصب کر دیتے ہیں سال ختم ہونے میں 10 دن باقی رہ جاتے ہیں تو سب قبیلے والے میدان میں ماتمی چبوترے کے گرد جمع ہوتے ہیں اور دس دن تک جی بھر کر ناچتے اور ماتمی گیت گاتے ہیں۔

اگلے مرحلے میں مٹی کے پتلے اور دھڑ کو بانس پر اٹھائے صبح سویرے جلوس نکلتا ہے جو سارے گاؤں کا چکر لگاتا ہے اور دوپہر کو میدان میں پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے مرد میدان میں بیٹھ جاتے ہیں جبکہ عورتوں کو میدان میں قدم رکھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ پوری رسم کے بعد سؤر کی قربانی دی جاتی ہے اور گوشت گاؤں بھر میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ یوں تجہیز و تکفین کی رسم ختم ہوجاتی ہے۔ مٹی کا پتلا زندگی بھر خاندان والوں کے پاس بطور یادگار محفوظ رہتا ہے۔

☆......☆............☆

نیپچون کا 14واں چاند دریافت

امریکی خلائی ادارے ناسا نے سیارے نیپچون کا 14واں چاند دریافت کرلیا ہے، ناسا کے مطابق یہ نیپچون کا سب سے چھوٹا چاند ہے اور اس کا قطر صرف 12 میل ہے، نئے چاند کو ہبل دوربین کے ذریعے دیکھا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ماہرین فلکیات نے گزشتہ کئی سالوں کے دوران نیپچون کی لی گئی 150 تصاویر کے مطالعے کے بعد سفید رنگ کے ایک دھبے کو نیپچون کا چاند قرار دیا ہے۔ نیپچون ہمارے نظام شمسی کا آٹھواں سیارہ ہے اور سورج سے سب سے زیادہ دور ہے۔

(روزنامہ دنیا 17 جولائی 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 10 ستمبر

طلوع فجر	4:26
طلوع آفتاب	5:47
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:24

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

10 ستمبر 2013ء

1:35 am	راہ ہدیٰ
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2007ء
6:20 am	وقف نو اجتماع 2011ء
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 نومبر 2007ء
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے
1:45 pm	سوال و جواب 15 اگست 1999ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 6 ستمبر 2013ء (سندھی ترجمہ)
11:30 pm	خطاب حضور انور برموقع جلسہ سالانہ یوکے

عطیہ خون ۔ خدمت خلق بھی اور عبادت بھی

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

البشیرز / اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنوٹی 047-6214510-049-4423173

تمام ۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم ۔ اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

ضرورت ہے
ایک مریضہ کی دیکھ بھال کیلئے ایک خاتون، خادمہ کی ضرورت ہے۔ جو کھانا پکا سکتی ہو۔ عمر 20 سے 45 سال ہو رہائش اور خوراک کی سہولت اور معقول تنخواہ دی جائے گی۔
رابطہ: 03004237640

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً:۔ فرنیچر، کراکری A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ
پروپرائیٹر: شاہد محمود
03317797210
047-6212633

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا $4\frac{1}{2}$ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86 ۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

داؤد آٹوز
Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب ۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا ۔ محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

FR-10

AHMAD MONEY CHANGER
PREMIER Exchange Co."B" PVT. LTD.
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Wel come to:
PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD
State Bank Licence No.11
Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480
E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com